روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 19 جون 2014ء 20 شعبان 1435 ہجری 19/احسان 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 139

نیک عورت کا وجود

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

دنیا تو چند روز کا سامان ہے اور دنیا کے سامانوں میں سے سب سے بہتر چیز نیک عورت کا وجود ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الرضاع باب خیر متاع الدنیا۔ نمبر: 2668)

عملی اصلاح اور نیک نمونہ لوگوں پر نیک اثر ڈالتا ہے۔ جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر حضور انور کا مستورات سے خطاب

عورت، اولاد کی تربیت کی ذمہ دار ہے وہ اس بارے میں پوچھی جائے گی

عورتوں کو تربیت کی ضرورت ہے، عملی حالتوں کو درست کریں تو دعوت الی اللہ کے رستے کھلتے چلے جائیں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب فرمودہ 14 جون 2014ء بمقام کالسروئے جرمنی کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 جون 2014ء کو جلسہ سالانہ جرمنی 2014ء کے موقع پر مستورات سے خطاب فرمایا۔ حضور انور پاکستانی وقت کے مطابق 3 بجے سہ پہر لجنہ اماء اللہ کی مارکی میں تشریف لائے۔ حضور انور کی آمد پر لجنہ جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھا۔ تلاوت قرآن کریم سے اس اجلاس کا آغاز ہوا۔ اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام

''وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو''

پڑھا گیا پھر تقریب تقسیم اسناد و میڈلز ہوئی، حضور انور نے تعلیمی میدانوں میں اعزاز پانے والی طالبات میں اسناد تقسیم کیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے میڈل پہنائے۔

حضور انور نے اپنے خطاب میں تشہد اور تعوذ کے بعد فرمایا:۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ اس جماعت میں داخل ہو کر اول تغیر زندگی میں یہ کرنا چاہئے کہ خدا پر ایمان سچا ہو کہ وہ ہر مصیبت میں کام آتا ہے۔ پھر اس کے احکام کو نظر خفت سے ہرگز نہ دیکھا جاوے بلکہ ایک ایک حکم کی تعظیم کی جاوے۔ اور عملاً اس تعظیم کا ثبوت دیا جائے۔ مثلاً نماز کا حکم ہے۔ جب ایک شخص اُسے بجالاتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے تو بعض لوگ اس سے تمسخر کرتے ہیں۔ لیکن ایک مومن کو ہرگز لازم نہیں کہ اس ہنسی اور استہزاء سے وہ اس کی ادائیگی کو ترک کرے۔ یاد رکھو! اس سلسلہ میں داخل ہونے سے دنیا مقصود نہ ہو۔ بلکہ خدا کی رضا مقصود ہو۔ ضروری ہے کہ آخرت کی فکر کرو۔ جو آخرت کی فکر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں اس پر رحم کرے گا۔ بیعت کی خالص اغراض کے ساتھ جو خدا ترسی اور تقویٰ پر مبنی ہیں۔ دنیا کی اغراض کو ہرگز نہ ملاؤ۔ نمازوں کی پابندی کرو اور توبہ و استغفار میں مصروف رہو۔ راست بازی اور پاکیزگی میں ترقی کرو۔ یاد رکھو! کہ ایسا نہ ہو کہ تم اپنے اعمال سے ساری جماعت کو بدنام کرو۔

حضرت مسیح موعود بیعت کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اصل مدعا بیعت کا یہی ہے کہ توبہ کرو، استغفار کرو، نمازوں کو درست کر کے پڑھو۔ میں جماعت کیلئے دعا کرتا رہتا ہوں۔ مگر جماعت کو بھی چاہئے کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو پاک کریں۔ یاد رکھو کہ غفلت کا گناہ، پشیمانی کے گناہ سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ یہ گناہ زہریلا اور قاتل ہوتا ہے۔ توبہ کرنے والا ایسا ہی ہوتا ہے گویا اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ جس کو معلوم ہی نہیں کہ وہ کیا کر رہا ہے وہ بہت خطرناک حالت میں ہے۔ پس ضرورت ہے کہ غفلت کو چھوڑ دو اور توبہ کرو۔ اور خداتعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ جو شخص توبہ کر کے اپنی حالت کو درست کرے گا وہ دوسروں کے مقابلہ میں بچایا جائے گا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یہ وہ معیار ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود ہم سے چاہتے ہیں۔ دنیا کا ایک بڑا حصہ عورتوں پر مشتمل ہے اور یہی نسبت جماعت میں ہے۔ پس جماعت کی ترقی، ان معیاروں تک پہنچانے میں اس وقت تک نہیں ہو سکتی، جب تک ہمارا بڑا حصہ ان معیاروں کو حاصل نہ کرے جو کم از کم ایک احمدی کے حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائے ہیں۔

حضور انور نے عورتوں کی اصلاح کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا: پس ہماری عورتوں کو اس پہلو سے جائزے لینے کی ضرورت ہے اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اگر گھر کا فرد ٹھیک ہو۔ اس کا دین سے تعلق ہو۔ ان خصوصیات کا حامل ہو، یا اُن باتوں کی طرف توجہ دینے والا ہو جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائی ہیں۔ تو عورتوں اور مردوں کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر مردوں میں کمزوریاں ہیں تو نہ ہم اپنے آپ کو برباد کر سکتے ہیں، نہ اپنی نسلوں کو برباد کر سکتے ہیں تو پھر عورتوں کو خود میدان میں کودنا ہوگا اپنے گھروں کو سنبھالنا ہوگا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ عورت گھر کی نگران ہے، بچوں کی تربیت کی مالک وہ ہے اور وہ پوچھی جائے گی۔ عورت کے قدموں تلے جنت کی ضمانت عورت کی صرف ماں بننے سے ہی نہیں مل جائے گی بلکہ اس کے کچھ لوازمات ہیں، کچھ خصوصیات ہیں جو ماؤں کے ذمہ ہیں۔ جس کی ادائیگی کے بعد ماں یہ سب مقام حاصل کرتی ہے۔

حضور انور مردوں کو اپنی اصلاح کرنے کے بارے میں بیان فرماتے ہیں: اگر یہ کہیں کہ مرد زیادہ بگڑ گئے ہیں۔ ان کی اصلاح کی طرف بھی توجہ کریں تو مردوں کو بھی کہا جاتا ہے لیکن ایسے مرد بدقسمت ہیں جن کو اپنی اصلاح کی فکر نہیں اور دنیا کی رنگینوں کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں اور اپنے بیوی بچوں کے حقوق ادا کرنے والے نہیں ہیں تو پھر ان کا معاملہ خداتعالیٰ کے ساتھ ہے۔

حضور انور لجنہ کی تنظیم کے قیام کا مقصد بیان فرماتے ہیں: حضرت مصلح موعود نے لجنہ کی تنظیم اس لئے

باقی صفحہ 7 پر

نیکی کا فیض

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''ہمارے باپ دادا جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے تھے اور ہم نے ان کی اس نیکی کا فیض پایا، یہ ہم سے کچھ مطالبہ کر رہا ہے یا یہ مقاصد ہم سے کچھ مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور وہ یہ کہ ہم ان مقاصد کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ ہمیں ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ ہم نے بھی ان کے نتائج کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔ حضرت مسیح موعود جو جو باتیں دنیا میں پیدا کرنے آئے ہم نے بھی اُن کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ ہم نے بھی مسیح موعود کے مشن کی تکمیل کے لئے مددگار بننا ہے۔ جب ہم نے منادی کی آواز کو سنا اور ایمان لائے تو اب ہم بھی یہ اعلان کرتے ہیں اور ہمیں یہ اعلان کرنا چاہئے کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کہ ہم اپنی حالتوں میں یہ تبدیلیاں پیدا کریں گے اور اس پیغام کو پھیلائیں گے اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے جس کیلئے حضرت مسیح موعود تشریف لائے''۔

(روزنامہ الفضل 7 جنوری 2014ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

ضرورت کارکنان

دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ میں اکاؤنٹنٹ (محرر درجہ دوم) اور مددگار کارکن کی بالمقطع آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

اکاؤنٹنٹ: کم از کم تعلیمی قابلیت انٹرمیڈیٹ اور اکاؤنٹس کا تجربہ ہونا ضروری ہے۔

مددگار کارکن: میٹرک پاس اور دفتری کاموں کا تجربہ رکھتا ہو۔

اچھی صحت کے حامل خدمت کا جذبہ رکھنے والے خواہشمند امیدوار ضروری کوائف اور تجربہ کی تفصیل کے ساتھ اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں امیر صاحب ضلع/صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ 30 جون 2014ء تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ میں بھجوا دیں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 16 مئی 2014ء

س: گزشتہ خطبہ جمعہ کا بنیادی موضوع کیا تھا اور موجودہ خطبہ کا مضمون کیا ہے؟

ج: فرمایا! گزشتہ خطبہ میں ذکر ہوا تھا کہ حضرت مسیح موعود نے قرآن کریم کو سمجھا، قرآنی احکامات کو سمجھا، اللہ تعالیٰ کی توحید کو سمجھا کیونکہ توحید کا حقیقی مضمون آنحضرت ﷺ کے وسیلے کے بغیر سمجھ آ ہی نہیں سکتا نہ ہی قرآن کریم کا علم حاصل ہوسکتا ہے آپ کے وسیلے کے بغیر۔ محمد رسول اللہ ﷺ ہی ہیں جو لا الٰہ الا اللہ کا حقیقی اور عملی نمونہ اور مثال ہیں۔ بہر حال آج میں اس بارے میں حضرت مسیح موعود کے بعض ارشادات پیش کروں گا جو توحید کے بارے میں آپ نے بیان فرمائے کہ سچی توحید کیا ہے؟ توحید کی حقیقت کیا ہے؟ کس طرح عمل کرنے سے انسان حقیقی موحد کہلا سکتا ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے لفظ الٰہ کی کیا تفسیر بیان فرمائی ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’الٰہ‘‘ کہتے ہیں معبود، مقصود اور مطلوب کو۔ لا الٰہ الا اللہ کے معنی یہی ہیں کہ لا معبود لی ولا مقصود لی ولا مطلوب لی الا اللہ۔ یہی سچی توحید ہے کہ ہر مدح وستائش کا مستحق اللہ تعالیٰ کو ہی ٹھہرایا جاوے۔‘‘

س: توحید کب پوری ہوتی ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’توحید تب ہی پوری ہوتی ہے کہ کل مرادوں کا معطی اور تمام امراض کا چارہ اور مدار وہی ذات واحد ہو ’لا الٰہ الا اللہ‘ کے معنی یہی ہیں۔‘‘

س: دین حق کی اعلیٰ واکمل تعلیم اور آنحضرت ﷺ کی رسالت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود کا فرمان درج کریں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’یہ خدا کا فضل ہے جو (دین حق) کے ذریعہ (-) کو ملا اور اس فضل کو رسول اللہ ﷺ لے کر آئے۔ جس پہلو سے دیکھو (-) کو بہت بڑے فخر اور ناز کا موقع ہے۔ (-) کا خدا پتھر، درخت، حیوان، ستارہ یا کوئی مردہ انسان (نہیں) ہے بلکہ وہ قادر مطلق خدا ہے جس نے زمین وآسمان کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے پیدا کیا اور حیٌّ وقیوم ہے۔ (-) کا رسول وہ رسول ﷺ ہے جس کی نبوت اور رسالت کا دامن قیامت تک دراز ہے۔ آپ کی رسالت مردہ رسالت نہیں بلکہ اس کے ثمرات اور برکات تازہ بتازہ ہر زمانے میں پائے جاتے ہیں جو اس کی صداقت اور ثبوت کی ہر زمانہ میں دلیل ٹھہرتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 136)

س: قرآن کریم کی تعلیم کا اصل مقصد اور مدعا کیا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’قرآن شریف کی تعلیم کا اصل مقصد اور مدعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ جیسا وحدہٗ لاشریک ہے ایسا ہی محبت کی رو سے بھی اس کو وحدہٗ لاشریک یقین کیا جاوے اور کل انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کا اصل منشاء ہمیشہ یہی رہا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 137)

س: حضرت مسیح موعود نے توحید کی کتنی اور کون سی حالتیں بیان فرمائی ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’ایک حالت توحید کی یہ ہے کہ انسان پتھروں یا انسانوں یا اور کسی چیز کو خدا نہ بنائے بلکہ ان کو خدا بنانے سے بیزاری اور نفرت ظاہر کرے اور دوسری حالت یہ ہے کہ رعایت اسباب سے نہ گزرے۔ تیسری قسم یہ ہے کہ اپنے نفس اور وجود کے اغراض کو بھی درمیان سے اٹھادیا جاوے اور اس کی نفی کی جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 58)

س: اس اعتراض کا حضرت مسیح موعود نے کیا جواب دیا ہے کہ ’’یہودیوں میں بھی توحید موجود ہے دین حق اس سے بڑھ کر کیا پیش کرتا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’یہودیوں میں توحید تو نہیں ہے ہاں قشر التوحید بے شک ہے اور نرا قشر کسی کام نہیں آ سکتا۔ توحید کے مراتب ہوتے ہیں۔ بغیر ان کے توحید کی حقیقت معلوم نہیں ہوتی۔ نرا ’’لا الٰہ الا اللہ‘‘ ہی کہہ دینا کافی نہیں۔ یہ تو شیطان بھی کہہ دیتا ہے۔ جب تک عملی طور پر ’’لا الٰہ الا اللہ‘‘ کی حقیقت انسان کے وجود میں متحقق نہ ہو کچھ نہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 448)

س: شرک اور اس کی اقسام کے متعلق حضرت مسیح موعود نے کیا بیان فرمایا ہے؟

ج: شرک کی کئی قسمیں ہوتی ہیں ان میں سے ایک شرک جلی کہلاتا ہے دوسرا شرک خفی۔ شرک جلی کی مثال تو عام طور پر یہی ہے جیسے یہ بت پرست لوگ بتوں، درختوں یا اور اشیاء کو معبود سمجھتے ہیں اور شرک خفی یہ ہے کہ انسان کسی شئے کی تعظیم اسی طرح کرے جس طرح اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے۔ یا کرنی چاہئے یا کسی شئے سے اللہ تعالیٰ کی طرح محبت کرے یا اس سے خوف کرے یا اس پر توکل کرے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 448)

س: حضرت مسیح موعود نے توحید کے کیا معنی بیان فرمائے ہیں؟

ج: ’’توحید کے یہ معنی ہیں کہ عظمتِ الٰہی بخوبی دل میں بیٹھ جاوے اور اس کے آگے کسی دوسری شئے کی عظمت دل میں جگہ نہ پکڑے۔ ہر ایک فعل اور حرکت اور سکون کا مرجع اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کو سمجھا جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 229)

س: شرک فی الاسباب کی وضاحت میں حضرت مسیح موعود نے کیا بیان فرمایا ہے؟

ج: ’’اسباب پرستی کا شرک اس قسم کا شرک ہے کہ اس کو بہت لوگ نہیں سمجھتے۔ مثلاً کسان کہتا ہے کہ میں جب تک کھیتی نہ کروں گا اور وہ پھل نہ لاوے گی تب تک گزارہ نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح ہر ایک پیشہ والے کو اپنے پیشہ پر بھروسہ ہے اور انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اگر ہم یہ نہ کریں تو پھر زندگی محال ہے۔ اس کا نام اسباب پرستی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 229)

س: توحید کی اصل حقیقت بیان کریں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’توحید کی اصل حقیقت تو یہ ہے کہ شرک فی الاسباب کا بھی شائبہ باقی نہ رہے۔ خواص الاشیاء کی نسبت کبھی یہ یقین نہ کیا جاوے (یعنی جو چیزوں میں خواص ہوتے ہیں ان کے بارہ میں یہ یقین نہ کیا جائے) کہ وہ خواص ان کے ذاتی ہیں بلکہ یہ ماننا چاہئے کہ وہ خواص بھی اللہ تعالیٰ نے ان میں ودیعت کر رکھے ہیں......‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 2)

س: توحید باری تعالیٰ کے مضمون کو صحابہ نے کس رنگ میں اپنی زندگیوں میں اپنایا؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’صحابہ کرام کے حالات کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ انہوں نے نہ گرمی دیکھی نہ سردی اپنی زندگی کو تباہ کر دیا نہ عزت کی پرواہ کی نہ جان کی بکری کی طرح ذبح ہوتے رہے اس طرح کی نظیر پیش کرنی آسان نہیں ہے اس جماعت کے اخلاص کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہے کہ جان دے کر اخلاص ثابت کیا۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 336)

س: حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا کیا بنیادی طریق بیان فرمایا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’یہ دنیا اور اس کی شوکتیں یہاں ختم ہو جاتی ہیں مگر اس کی نعمتوں اور خوشیوں کا کوئی بھی انتہا نہیں ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ جو شخص ان سب باتوں سے الگ ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف آتا ہے وہی مؤمن ہے اور جب ایک شخص خدا کا ہو جاتا ہے تو پھر یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ خدا تعالیٰ اسے چھوڑ دے۔ یہ مت سمجھو کہ خدا ظالم ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے کچھ کھوتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ پالیتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 98)

س: دین حق کی اصل جڑ کیا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’(دین حق) کی اصل جڑ توحید ہے یعنی خدا تعالیٰ کے سوا کوئی چیز انسان کے اندر نہ ہو اور خدا اور اس کے رسولوں پر طعن کرنے والا نہ ہو۔ خواہ کوئی بلا یا مصیبت اس پر آئے۔ کوئی دکھ یا تکلیف یہ اٹھائے مگر اس کے منہ سے شکایت نہ نکلے۔ بلا جو انسان پر آتی ہے وہ اس کے نفس کی وجہ سے آتی ہے۔ خدا تعالیٰ ظلم نہیں کرتا۔‘‘ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 98)

س: صادقوں اور ان کے غیروں پر آنے والی مصیبتوں میں مابہ الامتیاز کیا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’کبھی کبھی صادقوں پر بھی بلا آتی ہے مگر دوسرے لوگ اسے بلا سمجھتے ہیں درحقیقت وہ بلا نہیں ہوتی۔ وہ ایلام برنگ انعام ہوتا ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کا تعلق بڑھتا ہے اور ان کا مقام بلند ہوتا ہے۔ اس کو دوسرے لوگ سمجھ ہی نہیں سکتے لیکن جن لوگوں کو خدا تعالیٰ سے تعلق نہیں ہوتا اور ان کی شامت اعمال ان پر کوئی بلا لاتی ہے تو وہ اور بھی گمراہ ہوتے ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 98)

س: حضرت مسیح موعود نے جماعت کے لئے کون سی چیز سب سے ضروری قرار دی ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’ہماری جماعت کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی کریں کیونکہ ان کو تو تازہ معرفت ملتی ہے اور اگر معرفت کا دعویٰ کر کے کوئی اس پر نہ چلے تو یہ نری لاف گزاف ہی ہے۔ پس ہماری جماعت کو دوسروں کی سستی غافل نہ کر دے اور اس کو کاہلی کی جرأت نہ دلا دے۔ وہ ان کی محبت سرد دیکھ کر خود بھی دل سخت نہ کر لے۔ انسان بہت آرزوئیں اور تمنائیں رکھتا ہے مگر غیب کی قضا وقدر کی کس کو خبر ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 157)

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر پر کس کی نماز جنازہ پڑھائی؟

ج: مکرم عبدالکریم عباس صاحب آف سیریا 5 مئی 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔

صرف اللہ پر توکل

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کا اپنے مولا سے تعلق کا یہ حال تھا کہ آپ بروقت نماز ادا فرماتے خواہ عدالت میں ہی کیوں نہ ہوں اور ذات باری کو ہر چیز پر مقدم رکھتے۔ چنانچہ آپ ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’میں بٹالہ ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے گیا نماز کا وقت ہو گیا اور میں نماز پڑھنے لگا۔ چپڑاسی نے آواز دی مگر میں نماز میں تھا۔ فریق ثانی پیش ہو گیا اور بہت زور اس بات پر دیا۔ مگر عدالت نے پروانہ کی اور مقدمہ اس کے خلاف کر دیا اور مجھے ڈگری دے دی۔ میں جب نماز سے فارغ ہو کر گیا تو مجھے خیال تھا کہ شاید حاکم نے قانونی طور پر میری غیر حاضری کو دیکھا ہو۔ مگر جب میں حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ میں تو نماز پڑھ رہا تھا، تو اس نے کہا کہ میں تو آپ کو ڈگری دے چکا ہوں‘‘

(حیات احمد جلد اول ص 74 از شیخ یعقوب علی عرفانی راست گفتار پریس امرتسر نومبر 1928ء)

Hm
4340

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

3

حضور انور کا بصیرت افروز خطبہ جمعہ، دوردراز کے علاقوں سے نماز جمعہ میں احباب کی شرکت اور فیملی ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

6 جون 2014ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

نماز جمعہ

آج نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام بیت السبوح فرینکفرٹ سے پانچ منٹ کی مسافت پر Sports & Recreation Centre Kalbach میں کیا گیا تھا۔ یہ ایک وسیع و عریض کمپلیکس ہے اور ایک بہت بڑا ہال ہے جس کے درمیان میں پردہ لگا کر ایک حصہ مردوں کے لئے اور دوسرا حصہ خواتین کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ اس ہال کے قریب ہی گاڑیوں کی پارکنگ کا انتظام کیا گیا تھا۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے جرمنی کی مختلف جماعتوں سے احباب جماعت مردوخواتین صبح سے ہی فرینکفرٹ پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ فرینکفرٹ جماعت کے مختلف حلقوں اور اردگرد کے علاقوں اور جماعتوں سے بڑی تعداد میں احباب اپنے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچے۔

اس کے علاوہ بعض دور کی جماعتوں اور شہروں سے بڑے لمبے سفر طے کر کے احباب نماز جمعہ کے لئے پہنچے۔

Fulda اور Koblenz سے آنے والے 125 کلومیٹر، Koln سے آنے والے 190 کلومیٹر، کاسل (Kassel) سے آنے والے 196 کلومیٹر اور سٹٹ گارٹ (Stuttgart) سے آنے والے 220 کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

اسی طرح Stade سے آنے والوں نے 400 کلومیٹر اور Bermen سے شامل ہونے والوں نے 450 کلومیٹر جبکہ ہمبرگ سے آنے والوں نے 550 کلومیٹر اور Berlin سے آنے والوں نے 558 کلومیٹر کا طویل سفر کر کے نماز جمعہ میں شمولیت کی۔

یہ سب لوگ اور فیملیز اتنے طویل سفر طے کر کے محض اس لئے فرینکفرٹ پہنچی تھیں کہ اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت پا سکیں۔ آج نماز جمعہ ادا کرنے والوں کی تعداد مجموعی طور پر پانچ ہزار سے زائد تھی۔

خطبہ جمعہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے دوپہر یہاں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ غاشیہ کی آیات 18 تا 21 کی تلاوت فرمائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہمیں زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ جہاں بھی اور جس معاملے میں بھی ہمیں راہنمائی کی ضرورت ہو کسی بات کو سمجھنے کی ضرورت ہو۔ قرآن کریم میں بیان فرمودہ حکمت کے موتیوں کو تلاش کرنے کی ضرورت ہو یا ان کی تلاش ہو تو ہمیں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اس فرستادے کی کتب اور ارشادات مل جاتے ہیں جو ہمارے مسائل حل کرتے ہیں۔ یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں جمعہ کی دوسری رکعت میں اکثر ہم پڑھتے ہیں۔ یہ سورۃ غاشیہ پڑھی جاتی ہے۔ ان آیات میں سے پہلی آیت جو میں نے پڑھی ہے یعنی ...... کیا وہ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے پیدا کئے گئے؟ اس کی جو تفسیر حضرت مسیح موعود نے فرمائی ہے وہ اپنی گہرائی اور خوبصورتی اور علم و عرفان اور پھر عملی حالت پر منطبق کرنے کا ایک عجیب اور جدا نقشہ کھینچتی ہے۔ آپ نے اس آیت سے نبوت اور امامت کی اطاعت کے مسئلہ کو حل فرمایا ہے اور نبوت اور امامت کے ساتھ جڑنے والوں کے لئے جو بنیادی چیز ہے یعنی اطاعت اور کامل اطاعت اس کو آپ نے ابل یعنی اونٹ کے لفظ سے یا اونٹوں کے لفظ سے جوڑ کر وضاحت فرمائی ہے۔ بظاہر یہ عجیب سی بات لگتی ہے کہ اونٹوں اور نبوت اور امامت کی اطاعت کا کیا جوڑ ہے لیکن جس طرح کھول کر آپ نے تشریح فرمائی ہے اس سے اس جوڑ کا حیرت انگیز ادراک ہمیں بھی حاصل ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ کی تفسیر پہلے پیش کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف میں جو یہ آیت آئی ہے کہ افلا ینظرون ...... یہ آیت نبوت اور امامت کے مسئلے کو حل کرنے کے واسطے بڑی معاون ہے۔ اونٹ کے عربی زبان میں ہزار کے قریب نام ہیں اور پھر ان ناموں میں سے ابل کے لفظ کو جو لیا گیا ہے اس میں کیا سرّ ہے۔ الی الجمل بھی تو ہو سکتا ہے۔ جمل بھی تو اونٹ کو کہتے ہیں۔ فرمایا کہ اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ جمل ایک اونٹ کو کہتے ہیں اور ابل اسم جمع ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کو چونکہ تمدنی اور اجمالی حالت کو دکھانا مقصود تھا اور جمل میں جو اونٹ پر بولا جاتا ہے یہ فائدہ حاصل نہ ہوتا تھا اس لئے ابل کے لفظ کو پسند فرمایا۔ اونٹوں میں ایک دوسرے کی پیروی اور اطاعت کی قوت ہے۔ دیکھو اونٹوں کی ایک لمبی قطار ہوتی ہے اور وہ کس طرح پر اس اونٹ کے پیچھے ایک خاص انداز اور رفتار سے چلتے ہیں اور وہ اونٹ جو سب سے پہلے ہے بطور امام اور پیشرو کے ہوتا ہے وہ ہوتا ہے جو بڑا تجربہ کار اور راستے سے واقف ہو۔ پھر سب اونٹ ایک دوسرے کے پیچھے برابر رفتار سے چلتے ہیں اور ان میں سے کسی کے دل میں برابر چلنے کی ہوس پیدا نہیں ہوتی جو دوسرے جانوروں میں ہے۔ جیسے گھوڑے وغیرہ میں۔ گویا اونٹ کی سرشت میں اتباع امام کا مسئلہ ایک مانا ہوا مسئلہ ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ...... الی الابل کہہ کر اس مجموعی حالت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جبکہ اونٹ ایک قطار میں جا رہے ہوں۔ اسی طرح ضروری ہے کہ تمدنی اور اتحادی حالت کو قائم رکھنے کے واسطے ایک امام ہو۔ یہ پہلی بات ہمیں یاد رکھنی چاہئے۔ اس سے مطابقت کے لئے تمدنی اور اتحادی حالت قائم رکھنے کے لئے ایک امام ہو۔ پھر یہ بھی یاد رہے کہ یہ قطار سفر کے وقت ہوتی ہے۔ پس دنیا کے سفر کو قطع کرنے کے واسطے جب تک ایک امام نہ ہو انسان بھٹک بھٹک کر ہلاک ہو جاوے۔ دنیا کا بھی سفر ہے زندگی کا۔ اس میں ایک امام ہونا ضروری ہے جو صحیح راہنمائی کرتا رہے۔ پھر اونٹ زیادہ بارکش اور زیادہ چلنے والا ہے۔ اس سے صبر و برداشت کا سبق ملتا ہے۔ پھر اونٹ کا خاصہ ہے کہ وہ لمبے سفروں میں کئی کئی دنوں کا پانی جمع رکھتا ہے۔ غافل نہیں ہوتا۔ پس مومن کو بھی ہر وقت اپنے سفر کے لئے تیار اور محتاط رہنا چاہئے اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔ فرمایا کہ انظر کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دیکھنا بچوں کی طرح نہیں ہے بلکہ اس سے اتباع کا سبق ملتا ہے کہ جس طرح پر اونٹ میں تمدنی اور اتحادی حالت کو دکھایا گیا ہے اور ان میں اتباع امام کی قوت ہے اسی طرح پر انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اتباع امام کو اپنا شعار بنا دے۔ کیونکہ اونٹ جو اس کے خادم ہیں ان میں بھی یہ مادہ موجود ہے۔ کیف خلقت میں ان فوائد جامع کی طرف اشارہ ہے جو ابل کی مجموعی حالت سے پہنچتے ہیں۔

پس اس زمانے میں جب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود کو بھیجا اور ہمیں پھر انہیں ماننے کی توفیق بھی عطا فرمائی اور پھر آپ کے بعد خلافت کے جاری نظام سے بھی نوازا۔ ہمیں اس انعام کی قدر کرنی چاہئے اور اس روح کو سمجھنا چاہئے جو خلافت کے نظام میں ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ میرے نام پر افراد جماعت سے بیعت لینے والے افراد آتے رہیں گے یعنی خلافت آپ کی نیابت میں آپ کے نام پر بیعت لے گی۔ جب آپ کے نام پر بیعت لی جا رہی ہے تو پھر خلافت کی بیعت اور اطاعت کی کڑی بھی حضرت مسیح موعود سے جا کے ملتی ہے۔ پس یہ جو اقتباس میں نے پڑھا ہے اس میں نبوت اور امامت کا جو تعلق آپ نے ابل کی خصوصیات کے ساتھ جوڑا ہے اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد خلافت کے جاری نظام سے جڑے رہنے میں حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنے والوں کی روحانی بقاء اور ترقی ہے اور یہ ضمانت ہے۔ اس میں جماعت کی ترقی اسی صورت میں ہے جب ہم خلافت کے نظام سے جڑے رہیں گے۔ اسی میں شیطانی حملوں سے بچنے کے سامان بھی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ امام تمہاری ڈھال ہے۔ پس اس ڈھال کے پیچھے رہو گے تو بچت کے سامان ہیں اور ڈھال کے پیچھے رہنا یہی ہے کہ کامل اطاعت کرو۔ اپنی لائنوں پر چلو۔ اس قطار میں چلو جو تمہارے لئے مقرر کر دی گئی ہے۔ اس سے ذرا باہر نکلے تو بھٹکنے کا خطرہ ہے گمنے کا خطرہ ہے۔

پھر اطاعت کے لئے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد بھی یاد رکھنا چاہئے کہ...... اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ آنحضرت ﷺ کے اطاعت امیر کے بارے میں اور بھی بہت سے ارشادات ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم میں بھی متعدد جگہ اطاعت اور فرمانبرداری کے حکم دیئے گئے ہیں۔ اس لئے کہ یہی ایک راز ہے جو جماعتی ترقی کے لئے جاننا ضروری ہے۔ ہر اس شخص کے لئے جاننا ضروری ہے جو جماعت سے منسلک ہے۔ پس اس بات کو سمجھنے کی افراد جماعت کو بہت زیادہ ضرورت ہے۔ خاص طور پر آجکل کے دور میں جبکہ آزادی کے نام پر ان غلط خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے کہ کیوں ہم پابندیاں کریں؟ کیوں ہمارے پر پابندیاں عائد ہوتی ہیں؟ کیوں ہمیں بعض معاملات میں آزادی نہیں؟ ایک احمدی (–) کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ (دین حق) نے ہر جائز آزادی اپنے ماننے والوں کو دی ہیں اور جتنی آزادیاں (دین حق) میں ہیں شاید ہی کسی دوسرے مذہب میں ہوں بلکہ اس کے

مقابلے میں نہیں ہیں۔ لیکن بعض حدود جو قائم کی ہیں وہ انسان کے اپنے اخلاق کی درستی کے لئے روحانی ترقی کے لئے اور جماعتی یکجہتی کے لئے اور جماعتی ترقی کے لئے قائم کی گئی ہیں اور ان کے اندر رہنا ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں میں عہدیداروں کو بھی کہوں گا کہ اگر جماعتی ترقی میں ممد ومعاون بننا ہے اور عہدے صرف بڑائی کی خاطر نہیں لئے گئے اپنے اظہار کی خاطر نہیں لئے گئے۔ اپنی انا کی تسکین کی خاطر نہیں لئے گئے تو اطاعت کے مضمون کو سمجھنے کی سب سے زیادہ ضرورت عہدیداروں کو ہے۔ ہر سطح کے عہدیداروں کو ہے۔ اگر عہدیدار اس مضمون کو سمجھ جائیں تو افراد جماعت خود بخود اس کی طرف توجہ کریں گے اور ہر سطح پر اطاعت کے نمونے ہمیں نظر آئیں گے۔ اونٹوں کی قطار کی پیروی کرتے ہوئے سب نظر آئیں گے۔ ایک رخ پر چلتے ہوئے نظر آئیں گے۔ امام کے قدم سے قدم ملاتے ہوئے چلتے ہوئے نظر آئیں گے۔ پس امیر بھی صدر بھی اور دوسرے عہدیدار بھی پہلے اپنے جائزے لیں کہ کیا ان کی اطاعت کے معیار ایسے ہیں کہ ہر حکم جو خلیفہ وقت کی طرف سے آتا ہے اس کی بلاچون و چراں تعمیل کرتے ہیں یا اس میں تاویلیں نکالنے کی کوشش کرتے ہیں یا اس میں لگ جاتے ہیں۔ اگر تاویلیں نکالتے ہیں تو یہ اطاعت نہیں۔ روایات میں ایک واقعہ آنحضرت ﷺ کے زمانے کا آتا ہے۔ جب گلی میں چلتے ہوئے آپ کے ایک صحابی عبداللہ بن مسعود نے بیٹھ جاؤ کی آواز سنی اور بیٹھ گئے۔ آواز سن کر یہ نہیں کہا کہ یہ حکم تو اندر مسجد والوں کے لئے ہے بلکہ آواز سنی اور بیٹھ گئے اور بیٹھے بیٹھے مشکل سے قدم قدم مسجد کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ کسی پوچھنے والے نے پوچھا یہ کہا کہ یہ آپ کو کیا ہوا ہے جو اس طرح گھسٹ رہے ہیں۔ آپ نے یہی جواب دیا کہ اندر سے مجھے آنحضرت ﷺ کی آواز آئی تھی کہ بیٹھ جاؤ تو میں بیٹھ گیا۔ پوچھنے والے نے کہا کہ یہ حکم تو اندر والوں کے لئے تھا۔ آپ نے جواب دیا مجھے اس سے غرض نہیں کہ یہ اندر والوں کے لئے ہے یا باہر والوں کے لئے یا سب کے لئے۔ میرے کان میں اللہ کے رسول کی آواز پڑی اور میں نے اطاعت کی۔ پس یہی میرا مقصد ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ معیار ہیں اطاعت کے جو ہمیں حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ خلیفہ وقت سے جو کوئی ہدایت آتی ہے تو بعض عہدیدار اس پر عمل بھی کر لیتے ہیں لیکن بڑے انقباض سے۔ نہ چاہتے ہوئے یہ عمل کرتے ہیں اور نہ چاہتے ہوئے عمل کرنا کوئی اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت وہی ہے جو فوری طور پر کی جائے۔ **اپنی رائے رکھنا کوئی بری بات نہیں ہے۔ لیکن جب کسی معاملے میں خلیفہ وقت کا فیصلہ آجائے کہ یوں کرنا ہے تو پھر اپنی رائے کو یکسر بھلا دینا ضروری ہے۔** حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں بعض معاملات میں اپنی رائے رکھتا ہوں اور اپنی طرف سے دلیل کے ساتھ خلیفۃ المسیح کو اپنی رائے پیش کرتا ہوں لیکن اگر میری رائے رد ہو جائے تو کبھی مجھے خیال بھی نہیں آیا کہ کیوں یہ رد ہوئی ہے یا میری رائے کیا تھی۔ پھر میری رائے وہی بن جاتی ہے جو خلیفہ وقت کی رائے ہے۔ پھر کامل اطاعت کے ساتھ اس حکم کی بجاآوری پر میں لگ جاتا ہوں جو خلیفہ وقت نے حکم دیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ہم میں سے ہر ایک کو جس نے بیعت کا عہد کیا ہے نہ صرف یہ سوچ پیدا کرنی ہوگی بلکہ اپنے عمل سے اس کا ثبوت دینا ہوگا۔ اپنے نمونے نئے آنے والوں کے لئے بھی اور اپنی اولادوں کے لئے بھی قائم کرنے ہوں گے۔ نوجوانوں کو بھی اپنے نمونے بڑوں کو دکھانے کی ضرورت ہے یعنی بڑے اپنے نمونے قائم کریں جو ان کے بچے اور نوجوان دیکھیں اور سیکھیں اور سب سے بڑھ کر یہ معیار اوپر سے لے کر نیچے تک ہر عہدیدار کو دکھانا ہوگا قائم کرنا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں بعض ذہنوں میں کبھی کبھی یہ سوال اٹھتا ہے اور یہ سوال جو مجھ تک پہنچا ہے اگر یہ صحیح ہے کہ لیڈر کی کامل اطاعت شاید نقصان دہ ہے اور یہ سوچ ایسے لوگوں کی شاید اس لئے ہے جو کامل اطاعت کو نقصان دہ سمجھتے ہیں کہ یہاں جرمنی میں ہٹلر نے اپنا ہر حکم منوایا اور ڈکٹیٹر بن کر رہا اس لئے دوسری جنگ عظیم میں یہ تصور ہے یہ تاثر ہے کہ اس وجہ سے ہماری جرمنی کی شکست بھی ہوئی۔ ان کو نقصان اٹھانا پڑا اسکی اٹھانی پڑی۔ میں یہاں ہر احمدی اور ہر نئے آنے والے اور ہر نوجوان پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ امامت اور خلافت اور ڈکٹیٹر شپ میں بڑا فرق ہے۔ خلافت زمانے کے امام کو ماننے کے بعد قائم ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق قائم ہوئی ہے اور ہر ماننے والا یہ عہد کرتا ہے کہ ہم خلافت کے نظام کو جاری رکھیں گے۔ دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ جب اپنی خوشی سے دین کو مان لیا تو پھر دین کے قیام کے لئے اس عہد کو نبھانا بھی ضروری ہے جو خلافت کے قیام کے لئے ایک احمدی کرتا ہے اور جو قومی یکجہتی کے لئے وحدت کے لئے ضروری ہے۔ خلافت کی اطاعت کے عہد کو اس لئے نبھانا ہے کہ ایک امام کی سرکردگی میں خدا تعالیٰ کی حکومت کو دنیا کے دلوں میں بٹھانے کی مشترکہ کوشش کرنی ہے۔ دوسرے جو (-) ہیں جو بغیر امام کے ہیں اور جماعت احمدیہ کی جو کوششیں ہیں جو خلافت سے وابستہ ہو کر ہو رہی ہیں۔ یہ سب کوششیں جو خلافت سے وابستہ ہو کر ہو رہی ہیں ان کی کامیابی کے نتائج بتا رہے ہیں کہ اگرچہ (دین) کی حقیقی تعلیم کے ساتھ دوسرے (-) کے پاس بھی ہے لیکن (-) کی حقیقی تعلیم کے ساتھ ان نتائج کا حصول اور کامیابی کا حصول خلافت کی لڑی میں پروئے جانے کی وجہ سے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر خلافت کا مقصد حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھرپور توجہ دینا ہے۔ ان حقوق کو منوانا اور قائم کرنا اور مشترکہ کوشش سے ان کی ادائیگی کی کوشش کرنا ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے لئے افراد جماعت میں یہ روح پیدا کرنا ہے۔ ان کو توجہ دلانا ہے کہ دین بہرحال دنیا سے مقدم رہنا چاہئے اور اسی میں تمہاری بقاء ہے اس میں تمہاری نسلوں کی بقاء ہے۔ یہ ایک روح پھونکنا بھی خلافت کا کام ہے۔ توحید کے قیام کے لئے بھرپور کوشش یہ بھی خلافت کا کام ہے۔ جبکہ دنیاوی لیڈروں کے تو دنیاوی مقاصد ہیں۔ ان کا تو اپنی دنیاوی حکومتوں کی سرحدوں کو بڑھانا کام ہے۔ اسی کی ان کو فکر پڑی رہتی ہے۔ ان کا تو سب کو اپنے زیرنگیں کرنا کام ہے۔ دنیا میں آپ دیکھیں اپنے ملکوں کی حدوں سے باہر نکل کر بھی دوسرے ملکوں کی آزادیوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں چاہے وہ ڈکٹیٹر ہوں یا سیاسی حکومتیں ہوں۔ دنیاوی لوگوں کا تو یہ کام ہے۔ ان کا تو جھوٹی اناؤں اور عزتوں کے لئے انصاف کی دھجیاں اڑانا کام ہے جو ہمیں (-) دنیا میں بھی نظر آتی ہے اور باقی دنیا میں بھی۔ کون سا ڈکٹیٹر ہے جو اپنے ملک کی رعایا سے ذاتی تعلق بھی رکھتا ہو۔ خلیفہ وقت کا تو دنیا میں پھیلے ہوئے ہر قوم اور ہر نسل کے احمدی سے ذاتی تعلق ہے۔ ان کے ذاتی خطوط آتے ہیں جن میں ان کے ذاتی معاملات کا ذکر ہوتا ہے۔ ان روزانہ کے خطوط کو ہی اگر دیکھیں تو دنیا والوں کے لئے ایک یہ ناقابل یقین بات ہے۔ یہ خلافت ہی ہے جو دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کی تکلیف پر توجہ دیتی ہے۔ ان کے لئے خلیفہ وقت دعا کرتا ہے۔ **کون سا دنیاوی لیڈر ہے جو بیماروں کے لئے دعائیں بھی کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جو اپنی قوم کو بچیوں کے رشتوں کے لئے بے چین ہو اور ان کے لئے دعا کرتا ہو۔** کون سا لیڈر ہے جس کو بچوں کی تعلیم کی فکر ہو۔ حکومت بیشک تعلیمی ادارے بھی کھولتی ہے۔ صحت کے ادارے بھی کھولتی ہے۔ تعلیم تو مہیا کرتی ہے لیکن بچوں کی تعلیم جو اس دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ان کی فکر صرف آج خلیفہ وقت کو ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد ہی وہ خوش قسمت ہیں جن کی فکر خلیفہ وقت کو رہتی ہے کہ وہ تعلیم حاصل کریں۔ ان کی صحت کی فکر خلیفہ وقت کو رہتی ہے۔ رشتے کے مسائل ہیں۔ غرض کہ کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کو ہو چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی ایسا نہیں جس پر خلیفہ وقت کی نظر نہ ہو اور اس کے حل کے لئے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو۔ اس سے دعائیں نہ مانگتا ہو۔ میں بھی اور میرے سے پہلے خلفاء بھی یہی کچھ کرتے رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں نے ایک خاکہ کھینچا ہے بیشمار کاموں کا جو خلیفہ وقت کے سپرد خدا تعالیٰ نے کئے ہیں اور انہیں اس نے کرنا ہے۔ **دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشم تصور میں میں نہ پہنچتا ہوں اور ان کے لئے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو۔** یہ میں باتیں اس لئے نہیں بتا رہا کہ کوئی احسان ہے۔ یہ میرا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس سے بڑھ کر میں فرض ادا کرنے والا بنوں۔ کہنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ خلافت اور دنیاوی لیڈروں کا موازنہ ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ ویسے ہی غلط ہے۔ بعض دفعہ دنیاوی لیڈروں سے باتوں میں جب میں صرف ان کو روزانہ کی ڈاک کا ہی ذکر کرتا ہوں کہ اتنے خطوط میں دیکھتا ہوں لوگوں کے ذاتی بھی اور دفتری بھی تو حیران ہوتے ہیں کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ پس کسی موازنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بعض لوگوں کی اس غلط فہمی کو بھی دور کر دوں گو کہ پہلے بھی میں شرائط بیعت کے خطبات کے ضمن میں اس کا تفصیلی ذکر کر چکا ہوں کہ ہر احمدی خلیفہ وقت سے اس کے معروف فیصلہ پر عمل کرنے کا عہد کرتا ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ معروف کی تعریف انہوں نے خود کر لی ہے۔ ان پر واضح ہو کہ معروف کی تعریف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے کر دی ہے۔ یہ پہلے ہی تعریف ہو چکی ہے۔ معروف فیصلہ وہ ہے جو قرآن اور سنت کے مطابق ہو۔ جس خلافت نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق علیٰ منہاج النبوۃ پر قائم ہونا ہے اس طریق کے مطابق چلنا ہے جو نبوت قائم کر چکی ہے اور پھر حضرت مسیح موعود کے ارشاد کے مطابق یہ دائمی بھی ہے جو آپ کے کام کو آگے چلانے کے لئے ہے۔ وہ قرآن و سنت کے منافی یا خلاف کوئی کام کر ہی نہیں سکتی اور یہی معروف ہے۔ معروف سے یہاں یہ مراد ہے۔ پس دوسروں کے لئے اطاعت کے بغیر اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ یا پھر قرآن و سنت سے جو اختلاف کرنے والے ہیں یہ ثابت کریں کہ خلیفہ وقت کا فلاں فیصلہ یا فلاں کام قرآن و سنت کے منافی ہے۔ یہاں یہ بھی بتا دوں کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی بتایا ہے کہ خلفاء راشدین کے فیصلے اور عمل اور سنت بھی تمہارے لئے قابل اطاعت ہیں۔ ان پر چلو۔ پس یہ ثابت کرنے کے لئے کہ فیصلے غلط ہیں پہلے بہت کچھ سوچنا ہوگا۔ جماعت میں رہتے ہوئے اگر کوئی بات کرنی ہے تو پھر ادب کے دائرے میں رہتے ہوئے خلیفہ وقت کو لکھنا ہوگا۔ لکھنے کی اجازت ہے۔ ادھر ادھر باتیں کرنے کی اجازت نہیں۔ یہاں بیٹھ کر غلط قسم کی افواہیں پھیلانے کی اجازت نہیں ہے۔ تاکہ اگر سمجھنے والے کی سمجھ میں غلطی ہے تو خلیفہ وقت اس کو دور کر سکے اور اگر سمجھے کہ اس غلطی کو جماعت کے سامنے بھی رکھنے کی ضرورت ہے تو تمام جماعت کو بتائے۔ جماعت جب بڑھتی ہے تو منافقین بھی اپنا کام کرنا چاہتے ہیں۔ حاسدین بھی اپنا کام کرتے ہیں۔ خلافت سے سچی وفا یہ ہے کہ ان کے منصوبوں کو ہر سطح پر ناکام بنائیں اور خلافت سے جو بدظنیاں بعض پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کو اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن حسب طریق علیحدہ شائع ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ تین بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

آج کا خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ یہاں سے دنیا بھر میں Live نشر ہوا۔ یہاں مقامی طور پر خطبہ جمعہ کا جرمن زبان میں رواں ترجمہ بھی کیا گیا۔

فیملی ملاقاتیں

آج پچھلے پہر پروگرام کے مطابق ملاقاتیں تھیں۔ چھ بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج 38 فیملیز کے 129 افراد اور 48 افراد نے انفرادی طور پر یعنی کل 177 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا اور ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

ملاقات کا شرف پانے والوں میں فرینکفرٹ (Frankfurt) کی جماعت کے علاوہ جرمنی کی دیگر 49 جماعتوں اور علاقوں سے آنے والے احباب اور فیملیز شامل تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دوران ملاقات تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ کتنے ہی خوش نصیب یہ بچے اور بچیاں ہیں جنہوں نے اپنے آقا کے ساتھ یہ چند بابرکت لمحات گزارے اور پھر حضور کے دست مبارک سے یہ تحائف حاصل کئے جو ان کی زندگیوں کے لئے ایک یادگار بن گئے اور اپنے آقا کے ساتھ جو تصاویر انہوں نے بنوائیں وہ تصویریں اور اپنے آقا کے قرب میں، یہ چند گھڑیاں ان خاندانوں کی ساری زندگی کا سرمایہ ہیں۔ نہ صرف ان کے لئے بلکہ ان کی آئندہ آنے والی نسلیں بھی ان مبارک لمحات کی قدر کریں گی اور ان کو سنبھال کر رکھیں گی اور قدر کی نگاہ سے دیکھیں گی۔ اللہ یہ سعادتیں ان کے لئے مبارک فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا نو بجے تک جاری رہا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت عزیز مستنصر احمد طالبعلم درجہ شاہد جامعہ احمدیہ یوکے کی تقریب ولیمہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے آئے۔ اس تقریب کا اہتمام بیت السبوح کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔

اس کے بعد پونے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سورۃ فاتحہ انسان کو خدا سے ملاتی ہے

مکرم منور احمد خالد صاحب۔ جرمنی

سورۃ فاتحہ جوام الکتاب ہے اور قرآن کریم کے تمام مضامین کا خلاصہ اس میں پایا جاتا ہے اور جب ہم سورۃ فاتحہ کے شروع میں بیان فرمودہ چار صفات کی تفسیر کے ایک پہلو کا جائزہ لیتے ہیں تو یوں لگتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی کائنات کی ربوبیت کے بعد انسان، بہتر انسان اور بہترین انسان کے لئے رحمانیت رحیمیت اور مالک یوم الدین ہونے کی صفات کے ساتھ جلوہ گر ہونے کے لئے قریب سے قریب تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اپنی تمام مہربانیوں کے ساتھ نیچے آ رہا ہے اور دربار عام اور دربار خاص سجائے ہوئے ہے کہ آؤ اور اپنے ظرف کے مطابق جھولیاں بھرلو۔ اب ذرا ان صفات کو الگ الگ دیکھتے ہیں۔

ربّ العٰلمین

اللہ تعالیٰ کے نیچے آنے کی پہلی منزل رب العلمین کی ہے یعنی وہ رب ہے تمام کائنات کا اور اس کے اندر پائی جانے والی ہر چیز کا، اس کی ربوبیت سے نہ گیلیکسیز Gallexies باہر ہیں کہ وہی ان کے آپس کے فاصلے اور رخ طے کرتا ہے وہی ان کے اندر موجود سورجوں کو گیسز کی شکل میں ایندھن مہیا کرتا ہے ان کے اثرات کو کنٹرول کرتا نفع رساں پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے وہی ہے جو دن کو رات اور رات کو دن میں بدلتا ہے وہی ہے جو عدم سے زندگی پیدا کرتا ہے، مارتا اور زندہ کرتا ہے وہی ہے جو گرمی، سردی، ہواؤں کے رُخ، دھوپ اور بارش، دریا اور پہاڑوں کا رابطہ پیدا کرتا ہے۔ جمادات، نباتات حیوانات سب پر اس کی ربوبیت حاوی ہے وہی ہے جس نے مادے کو خواص عطا کئے جس پر آج سائنس کی بنیاد ہے۔ الغرض ہر چیز کا رستہ بھی متعین کر دیا ہے ہر چیز کا رزق بھی مہیا کر دیا ہے۔

الرحمٰن

اللہ تعالیٰ کی دوسری صفت الرحمٰن ہے یعنی وہ اتنا مہربان ہے کہ بغیر مانگے دیتا ہے یہ صفت انسان کے لئے مخصوص کر دی کہ تو تمام کائنات کا سربراہ ہے۔ اشرف المخلوقات ہے اس لئے تیری ہر ضرورت کو خصوصی طور پر پورا کیا گیا ہے۔ چنانچہ انسان کی خوراک، رہن سہن، لباس، جسم، کی بناوٹ اور پھر دماغ اور شعور دے کر ان تمام چیزوں کے استعمال کے نئے ڈھنگ اور زاویے ایجاد کرنے کی قوت بھی دے دی گئی اور اس کو محدود خود مختاری بھی دے دی گئی کہ چاہے تو اس کائنات کو امن کا گہوارہ بنا دے چاہے تو شیطان کا چیلہ بن کر فساد تباہی و بربادی پھیلا دے۔ اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے چوپائے پیدا کئے کہ ان سے کام لے ان کا دودھ پیئے، گوشت کھائے، ان کی کھالوں کے لباس بنائے اس طرح پرندے، سمندری خوراک، درخت سبزیاں پھل تمام نعمتیں انسان کے لئے مہیا کیں کہ دماغ سے کام لے کر ان کی بہتر نگہداشت بھی کرے اور ان سے نئے نئے علوم حاصل کر کے ترقی کرے۔

افزائش نسل کے طریق بھی مقرر کر کے ان پر انسان کو ایک حد تک قدرت عطا کی، ماں کی چھاتیوں میں دودھ پیدا کر دیا کہ جب ماں سمجھے میرے بچے کو بھوک لگی ہے تو وہ اس سے اس کی پرورش کرے۔

موسموں کو اس طرح باندھا کہ جب بارش کی محتاجی ہو بارش آ جائے جب فصلوں کو پکنے کے لئے گرمی یا سردی کی ضرورت ہو وہ آ جائے۔ الغرض تمام اشیاء انسان کے مانگے بغیر عطا کی گئیں۔

الرّحیم

اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کی طرف توجہ کی تیسری منزل الرحیم کی ہے کہ وہ اتنا مہربان ہے کہ بغیر مانگے تو دیا ہی ہے۔ مانگنے پر اور سچی محنت کرنے پر اور زیادہ دیتا ہے۔ جب کوئی اس کے بتائے ہوئے قوانین کے تحت محنت کرتا ہے تو اس کو اس کی محنت کا اجر دیتا ہے۔ اگر وہ دیانتداری سے تجارت کرتا ہے تو اس کا اجر پاتا ہے۔ کھیتی باڑی کرتا ہے۔ محنت سے نوکری کرتا ہے اور اپنے مالک کا وفادار رہتا ہے تو اس کا اجر پاتا ہے۔ سائنسدان ہے تو اس کو علم کے نئے نئے زینے عطا ہوتے ہیں۔ اس کے ذریعہ نئی راہیں روشن ہوتی ہیں اور وہ اس کی رہنمائی کرتا ہے۔ استاد ہے اور محنت سے پڑھاتا ہے تو شاگردوں کے دلوں میں اس کی تکریم قائم کر دیتا ہے اور ہم عصروں میں عزت عطا کرتا ہے۔ الغرض اس نے ضرورت کی ہر چیز اور اس کے حصول کے سامان پیدا کر دیئے ہیں بس ذرا محنت اور ہاتھ بڑھانے کی ضرورت ہے، یہاں تک مہربان ہے کہ جب بچہ انسان کا ہو یا جانور کا بھوک سے بے تاب ہو کر بلکتا ہے اور چیخ مارتا ہے تو ماں جس کی چھاتیوں میں صفت رحمان کے تحت دودھ موجود تھا وہ بے تاب ہو جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح جب کوئی بندہ دعائیں کرتے ہوئے بلکتا ہے، گڑگڑاتا ہے، روتا ہے اور چیختا ہے تو اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت جوش میں آ جاتی ہے۔ چنانچہ پکار آتی ہے مانگ میرے بندے تجھے دیا جائے گا اب یہ مانگنے والے کا ظرف ہے کہ وہ کیا مانگتا ہے دینے والا رحیم تو ہر چیز دینے کو تیار ہے۔ مگر جو قوانین قدرت کے اندر ہوں۔

بیان کی گئی صفات ربوبیت، رحمانیت اور رحیمیت تینوں صفات میں ہر انسان شامل ہے۔ خواہ ہندو ہو عیسائی ہو مومن ہو یہودی اور یا بدھ مت کا پیروکار سب پر اس کی ان تین صفات کا اطلاق ہوتا ہے اس لئے امارت، عزت، غربت نعمتوں سے مالا مال یا محروم سب درجہ بدرجہ ان تین صفات کا فیض پا رہے ہیں۔

مالك يوم الدين

یہ منزل یا صفت اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص الخاص بندوں کے لئے مخصوص کر رکھی ہے یعنی وہ مالک ہے ہر چیز کا، جزا سزا دینے کا، زیادہ یا بے انتہا دینے کا بغیر حساب دینے کا۔

مالک کو مکمل اختیارات ہوتے ہیں کہ وہ اپنی ملکیت کا جس طرح چاہے اظہار کرے۔ ایک مینیجر یا ڈائریکٹر یا وزیراعظم اور صدر کو اختیار نہیں ہوتا کہ وہ قوانین سے تجاوز کرے مگر ایک کارخانہ کے مالک کو اختیار ہوتا ہے کہ وہ کسی مزدور کو اس کی مقررہ تنخواہ سے دُگنا تگنا یا کئی گنا زیادہ دے دے یا ایک مزدور کو مینیجر مقرر کر دے کیونکہ وہ مالک ہے کسی کو جوابدہ نہیں۔

اسی طرح جو کائنات کا مالک ہے وہ بھی جس کو چاہے جو چاہے دے دے چنانچہ جب وہ اپنا کوئی نبی بھیجتا ہے وہ جس دین کی دعوت دیتا ہے جو لوگ اس کے معاون و مددگار ہو جاتے ہیں اس دین کی اشاعت کے لئے اپنی جان و مال اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں وہ اپنے مالک کی اس صفت مالکیت سے خصوصی فیض حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ عبادالرحمٰن کی ایک نئی فیملی وجود میں آتی ہے مالک ان سے خوش اور وہ اپنے مالک سے خوش ہوتے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی ایک قیامت جاری ہوتی ہے ایک وعدہ کا دن دین کا دن شروع ہو جاتا ہے عدالت کا دن شروع ہو جاتا ہے اور بزعم خویش اپنے آپ کو باعزت سمجھنے والے مگر دین کے مخالف ذلت اور پستی کی طرف جانے شروع ہو جاتے ہیں اور یہ حال ہو جاتا ہے کہ

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا

دوسری طرف عبادالرحمٰن جن کو ذلیل سمجھا جاتا تھا عزت پانے لگتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ مالک حاکم کو محکوم اور محکوم کو حاکم بنا دیتا ہے۔ مجرموں اور شریروں پر ایک قیامت ٹوٹتی ہے اور وہ جو رات کو یاسمین کے رنگ کی پوشاکیں پہن کر سوئے تھے صبح ان کو چنارے کے درختوں کی طرح ٹنڈ منڈ کر دیتی ہے اور عبادالرحمٰن کے لئے وعدہ کا وہ دن اس دنیا میں بھی اور آخرت کے لئے بھی یوم الدین بن جاتا ہے۔ آج بھی ایسا ہو رہا ہے اور وہ انقلاب جاری ہو چکا ہے اور کسی دن اچانک وہ دن چڑھ جائے گا اور یہ دعا اب جلد پوری ہونے والی ہے کہ

"اے میرے سورج نکل باہر کہ ہو دن آشکار"

لیکن انسان کے تعلق میں یہ ترتیب الٹ ہوجاتی ہے۔"یعنی اللہ تعالیٰ تو اوپر سے نیچے آتا ہے۔ انسان کو نیچے سے اوپر جانا ہوگا۔

آیئے ذرا اس ترتیب پر غور کرتے ہیں تو سب سے پہلے ہمیں مالک یوم الدین کے مطابق ڈھلنا ہوگا۔

ہر انسان اپنے دائرے میں بعض چیزوں کا مالک ہے اس کی کچھ جائیداد ہوگی، اس کی اپنی زندگی ہے، اس کا علم ہے، اولاد ہے اسی طرح اور بہت سی چیزوں کی خواہ محدود ملکیت کا دعویدار ہوگا۔ اگر وہ اس دین کی خدمت کے لئے اپنی ملکیت خرچ کرے گا یعنی مال دے گا، اولاد کو وقف کرے گا اور ان کی تربیت کرے کہ وہ بھی اس دین کی خادم ہو۔ اپنا علم، تجربہ اور وقت قربان کرے تو جو اصل مالک ہے وہ اس کو کس طرح محروم کردے گا بلکہ اس کے مال، عزت، شہرت اور اولاد میں برکت دے گا کہ یہ میرا بندہ ہے۔ بہت لوگوں نے اس راہ پر چلنے کی کوشش کی۔ ارادہ کیا اور چل رہے ہیں مگر ایک ایسا بھی پہلوان ہوا جو سب سے آگے نکل گیا اور اتنا آگے نکل گیا کہ خود مالک نے اس کو حکم دیا کہ اب واشگاف اعلان کردے کہ میری نمازیں، میری قربانیاں، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے۔ یہ اس سیڑھی کا پہلا پائیدان ہے جو مالک کے نزدیک کرتی ہے۔

الرحیم

جس طرح مالک کا اپنے بندوں کا خیال رکھتا ہے اور دعائیں سنتا ہے، پکارنے پر مدد کرتا ہے محنت کا اجر دیتا ہے۔ جس طرح رونے اور چیخنے پر مدد کو دوڑا آتا ہے۔ جب ہر طرف سے مایوس ہو کر اس کو یاد کرتا ہے تو وہ اندھیروں سے نجات دیتا ہے۔ جس طرح ایک ماں اپنے بچے کا عمومی خیال تو کرتی ہے مگر جب وہ روتا ہے بلکتا ہے تو اس کی رحمیت خصوصی جوش مارتی ہے۔ اسی طرح خدا کے نزدیک ہونے کے لئے سیڑھی کا دوسرا پائیدان رحیم بننا ہے۔ چاہئے کہ اپنے بچوں کی ضروریات پوری کی جائیں، نوکروں، ماتحتوں، ہمسایوں میں کوئی بھی ضرورت کا اظہار کرے تو اس کی ضرورت پوری کریں۔

کوئی بھوکا روٹی مانگے کوئی ننگا لباس مانگے کوئی بے گھر چھت مانگے تو اپنی استعداد کے مطابق اس کی ضرورت پوری کریں۔

اسی طرح جب بھی جماعت کی طرف سے کوئی مطالبہ ہوا اُسے پورا کرنے کی کوشش کرے۔ مال مانگا جائے تو مال دے، وقت مانگا جائے تو وقت دے، جان مانگی جائے تو جان بھی دے، کوئی اپنے قصور کی معافی مانگے تو اس کو معاف کرے، کسی پر ظلم نہ کرے بے انصافی نہ کرے، الزام تراشیاں نہ کرے، بدظنی نہ کرے، جھوٹ نہ بولے، والدین کی خدمت کرے الغرض کوئی وسائل محروم نہ جائے۔ اس میدان میں بھی دیکھیں تو ایک شہسوار نظر آتا ہے اور ثابت کردیا کہ

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

جو مانگنے والوں کو جانوروں کے ریوڑوں سے بھری وادیاں عطا کردیتا ہے۔ ضرورت کے باوجود اپنی چادر تک دے دیتا ہے۔

الرحمٰن

اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے والی سیڑھی کا تیسرا پائیدان الرحمٰن ہے۔ یعنی بغیر اس کے کہ کوئی مانگے اس کی ضرورت پوری کی جائے۔ بیواؤں، یتیموں، مسافروں، مسکینوں کی خبرگیری کرے ان کے مانگے بغیر ان کی مدد کرے۔ رفاہی کاموں ہسپتال، سکولوں، تعلیمی اداروں، یتیم خانوں میں بڑھ چڑھ کر چندہ دے۔

جو سفید پوش ہیں ضرورت مند ہیں مگر مانگتے نہیں ان کو بھی دے۔ الغرض انسانیت کی خدمت کا علم بردار بن جائے، دکھی انسانیت کے دکھ درد دور کرنے والا ہو۔ اس صفت میں بھی فخر انسانیت ایک ہی ذات ہے جو سب سے بازی لے گئی جو عورتوں کو ظلم سے چھڑاتا ہے۔ یتیموں کو سینے سے لگاتا ہے۔ غلاموں کے بچوں کو اپنے نواسوں سے زیادہ پیار کرتا ہے بچے اپنے ماں باپ کے ساتھ جانے کی بجائے اس کی غلامی میں رہنا پسند کرتے ہیں جس نے

"لیا ظلم کا عفو سے انتقام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام"

رب العلمین

اب اس سیڑھی کا آخری پائیدان شروع ہوتا ہے جو ربوبیت کا پائیدان ہے کہ انسانیت سے بھی آگے بڑھ کر تمام کائنات کی ربوبیت ہے۔ حقوق انسانی کی مکمل ادائیگی کے بعد کائنات کی ہر چیز کی بھلائی آخری مرحلہ ہے۔ جس میں حیوانات، جمادات، نباتات سب شامل ہیں۔ چاہئے کہ ہر ایک کی بھلائی اور امن کا پہلو تلاش کرے۔ نہ جانوروں پر ظلم کرے نہ ہونے دے، نہ اپنے علوم کو انسانیت کی تباہی کے لئے کام میں لائے بلکہ ظالم کا ہاتھ روکے۔ نہ اپنی عقل اور فلسفہ کو تخریب پھیلانے کے لئے نہ اپنی جان کو بے قصوروں کو ہلاک کرنے لئے پیش کرے۔ نہ بلاوجہ درختوں اور پودوں کو تباہ کرے نہ کرنے دے۔ نہ خدا کی راہ میں بیٹھے لوگوں، راہبوں، نہ مسجدوں نہ مندروں نہ کلیساؤں اور دیگر عبادت گاہوں کو گرائے نہ گرانے دے۔ گویا اس کی سوچ اور عمل سب کچھ بھلائی کی خاطر ہو ہر چیز کے لئے ہمدردی اور ربوبیت کا اظہار ہو رہا ہو۔ اس راہ میں بھی اور جو شخص اس وجود کی حقیقت کو جان جائے پھر اس کا دل کبھی نہ چاہے گا کہ ایسے وجود کے کارٹون یا فلمیں بنتا تو پھرے۔

دعوت عام ملے

"درشن کو آجاؤ" پیارے جاناں کا پیغام ملے
بے کل ہے دل میرا اس کو چین ملے آرام ملے

میری خاطر بھی اب ساقی میخانہ کھل جائے تو
دید کی پیاسی ان آنکھوں کو پیار بھرا اک جام ملے

پیار سے مجھ کو پاس بلا کر پہلو میں عزت بخشے
میرے جیتے جی مجھ کو بھی ایسی کوئی شام ملے

تیری رحمت سے دل میرا اک پل بھی مایوس نہیں
خاص عنایت شفقت تیری مجھ کو صبح و شام ملے

تیرے ہر اک کام میں مولا بھید یقیناً ہوتا ہے
ان بھیدوں کا مجھ کو کچھ ادراک ملے افہام ملے

بعد ہدایت دل میں میرے گمراہی نہ پیدا ہو
"میں ہوں نا فرمان" کبھی نہ مجھ کو یہ الزام ملے

دید کی ہر اک راہ کو مولا سہل ترین بنا دینا
وصل کی راہ میں نہ مجھ کو آزار ملے، آلام ملے

اور بھی تشنہ لب کتنے جو دید کی خاطر بیٹھے ہیں
ہر اک دید کے پیاسے کو اب دید کی دعوت عام ملے

اک سے بڑھ کر ایک سخن ور ہر خطہ میں بستا ہے
مجھ سا شاذ کوئی ہو جس کو سند ملی انعام ملے

جس نے ہر اک نعمت سے میرے دامن کو بھر ڈالا
اس کا شکر بجا لاؤں میں اس پر مجھے دوام ملے

عبدالحمید خلیق

بقیہ از صفحہ 1۔ حضور انور کے خطاب کا خلاصہ

قائم فرمائی تھی کہ اگر جماعت کا ایک حصہ کمزور ہے۔ اس میں کمزوری واقع ہوئی ہے تو کم از کم دوسرا حصہ جو عورتوں کا ہے۔ عورتیں اپنے فرائض کی طرف توجہ دیں۔ اگر عورتیں اپنے فرائض کی طرف توجہ رکھیں گی تو آئندہ نسل کے مرد اور عورتیں ایسے راستوں پر چلنے والے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے متعین کئے ہیں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے پڑھے گئے اقتباس کی روشنی میں بعض اُمور کو مزید کھول کر بیان فرمایا:۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہو۔ سچے ایمان کی کیا خصوصیات ہیں۔ سب سے بڑی کہ غیب پر ایمان ہو، اس بات پر یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ ہر چھپی بات کو جانتا ہے۔ وہ نہ صرف راز کی باتوں کو جو تم ایک دوسرے سے کرتے ہو جانتا ہے۔ بلکہ تمہارے دل کے رازوں کو بھی جانتا ہے۔

پھر سچے ایمان کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جائے تو **سمعنا و اطعنا** کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کا کوئی جواب نہیں ہوتا۔ پھر سچے ایمان لانے والے خدا کی حمد کرنے والے ہیں، اللہ کی تسبیح کرنے والے ہیں۔ اللہ کے حضور جھکے رہنے والے ہیں۔ اللہ کی حمد اور تسبیح سے اپنی زبانیں تر رکھتے ہیں۔ پس جب تک عاجزی نہ ہو۔ جھوٹی عزت کا خاتمہ نہ ہو، اس وقت تک ایمان کمزور ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ایک اہم حکم کی طرف توجہ دلائی کہ خدا کے حکم کو خفت سے نہ دیکھو۔ کسی بھی حکم کو کم اہم اور چھوٹا نہ سمجھو، کیونکہ یہ بات عملی اصلاح میں حائل ہوگی۔ صرف یہی نہیں کہ اللہ کے حکموں کو اہم سمجھو بلکہ فرمایا کہ ان کی تعظیم کرو۔ اور ہر حکم کو اپنے اوپر عملاً لاگو کرو۔ مثلاً اللہ فرماتا ہے کہ تم وہ بات نہ کہو جو تم نہیں کرتے۔ اب عہدے دار اپنے جائزے لیں، کیا وہ سب باتیں جو وہ دوسری ممبرات کو کہتی ہیں ان پر خود بھی عمل کرتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ تمہارے ہر کام میں خدا کی رضا مقصود ہو۔ دنیا مقصود نہ ہو۔ اب اگر ہم میں ہر ایک اپنا جائزہ لے تو پتہ چلتا ہے کہ بسا اوقات دنیا کی لذتیں اور بہانے ہمارے سامنے آ جاتے ہیں۔ خدا کی رضا پیچھے چلی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آخرت کی فکر رکھو۔ آخرت کی فکر ہوگی تو خدا کی رضا ہمیشہ سامنے رہے گی۔ دنیا کا حصول پیچھے چلا جائے گا۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ تزکیہ نفس کی مسلسل کوشش کرو۔ جب نفس پاک ہوگا تو اس کی طرف توجہ ہوگی اور اعمال کی اصلاح ہوتی چلی جائے گی۔ آج دنیا کو ضرورت ہے کہ ان کے سامنے کوئی نمونہ ہو اور ان کے سامنے ہم یہ نمونہ اس وقت تک پیش نہیں کر سکتے جب تک ہم مجموعی طور پر کوشش نہیں کرتے کہ اپنے اعمال کو درست کریں اپنی عملی حالتوں کو اس معیار پر لائیں جس کی حضرت مسیح موعود نے ہم سے توقع کی ہے۔

حضور انور عملی اصلاح اور نمونہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔ یہاں پر اکثریت پاکستان کے احمدیوں کی ہے اور جب آپ انہیں یہ بتاتی ہیں کہ آپ وہاں سے ہجرت کر کے آئی ہیں۔ تو آپ کی باتیں سن کر ان لوگوں میں ہمدردیاں پیدا ہوئی ہیں۔ آپ کے قریب آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اگر قریب آ کر یہ دیکھیں کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کرتے نہیں، اپنے دین کی خوبیاں تو بہت بیان کرتے ہیں لیکن عمل نہیں۔ مثلاً سچائی ہے اس پر قائم نہیں، باتیں تو کرتے ہیں کہ سچائی پر قائم ہو مگر بوقت ضرورت جھوٹ بھی بول جاتے ہیں تو یہاں کے لوگوں پر کبھی نیک اثر نہیں پڑے گا۔

جو ایمان ہمارے بڑوں میں تھا وہی ایمان ہم میں ہونا چاہئے۔ ہر ایک کے دل میں احمدیت میخ کی طرح دل میں گڑی ہونی چاہئے۔ نئی آنے والی عورتیں اور فرد یہی سچائی کو دیکھ کر ہی ہم میں شامل ہوتی ہیں۔ اس سچائی کو مزید نکھار کر پیش کرنے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو عملی نمونہ بننے کی ضرورت ہے۔ اگر عملی نمونہ نہیں دکھائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ان نئے آنے والوں میں سے ہی عملی نمونہ پیش کرنے والے پیدا کرتا چلا جائے گا۔

حضور انور نے جماعت پر ہونے والے خدا کے فضلوں کے چند واقعات بیان فرمائے کہ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ احمدیت کی تائید خدا تعالیٰ اس زمانہ میں بھی فرما رہا تھا اور آج بھی تائید فرما رہا ہے۔

حضور انور حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد اور خلفائے سلسلہ کے کاموں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ایک بات یہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود دین میں شامل بدعات کو دور کرنے اور آئندہ کے لئے بدعات سے بچانے کے لئے آئے تھے اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء بھی اس کام کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے بعد خلافت کے جاری نظام میں آنے والا ہر خلیفہ، اس لئے خلیفۃ المسیح کہلاتا ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق دین کی تجدید کے کام کو جاری رکھنا ہے اور آپ کے مشن کو آگے بڑھانا ہے۔

فرمایا:۔ یاد رکھیں کہ ہر خلیفہ نے اس طرح ان لائنوں پر تربیت کرنی ہے۔ جس کے طریق حضرت مسیح موعود نے قائم فرمائے ہیں اور کر کے دکھائے ہیں۔ پس ہر خلیفہ حضرت مسیح موعود کے طریق پر چل کر تربیتی اور دینی کام سرانجام دیتا ہے۔ کوئی کسی بات پر حالات کے مطابق زیادہ زور دیتا ہے اور کوئی کسی بات پر۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ کوئی بھی خلیفہ نہ میں اور نہ میرے سے پہلے ایسے تھے جو باقی اُمور کو کلیۃً نظر انداز کر دیں۔ ہاں بعض باتوں پر زور زیادہ ہو جاتا ہے بعض حالات کی وجہ سے۔ پس سعادت اسی میں ہے کہ جو وقت کا خلیفہ کہے اسی کے پیچھے چلیں۔ اور اطاعت کے نمونے دکھائیں۔ اسی میں آپ کی کامیابی ہے اور اسی میں آپ کی نسلوں کی بقا ہے۔ پس ہماری عورتوں اور مردوں کو بغیر کسی حیل و حجت کے اس کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے اور لغو باتوں میں پڑنے کی بجائے اطاعت کے نمونے دکھانے چاہئیں۔ اور خدا سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنا چاہئے۔ جب یہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی نشانات بھی ظاہر ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حالتوں کا جائزہ لیتے ہوئے کامل اطاعت کے نمونے دکھانے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی حالتوں میں تبدیلی کرنے والا بنائے۔ آمین

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور دعا کے بعد بچیوں اور لجنہ نے مختلف زبانوں میں ترانے اور نظمیں پڑھیں۔ اس کے بعد حضور انور لجنہ مارکی سے باہر تشریف لے گئے۔

☆............☆............☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

۞ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب سابق کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میری بڑی بیٹی مکرمہ صبیحہ نصرت صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شہزاد صاحب سابق کارکن دفتر روزنامہ الفضل حال ایڈیلیڈ آسٹریلیا کو شادی کے چھ سال بعد مورخہ 3 جون 2014ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام امانِ شہزاد تجویز ہوا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد عمر صاحب نصیر آباد غالب ربوہ کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خلافت احمدیہ کی وفاشعار، خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم مستبشر احمد صاحب ولد مکرم نصیر احمد صاحب گلزار ہجری کراچی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دادا مکرم سعید احمد صاحب ولد مکرم چوہدری علی محمد صاحب آف نوکوٹ حال کراچی پچھلے کچھ عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ میرے دادا جان کو لمبی، فعال، صحت و سلامتی و تندرستی والی زندگی عطا فرمائے اور تمام بیماریوں سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم وزیر علی پھل صاحب آف گمبٹ خیر پور حال مقیم ہانگ کانگ کے مثانے میں گلٹی کا آپریشن چند روز قبل ہوا تھا۔ گلٹی نکال دی گئی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم محض اپنے خاص فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پیچیدگی اور پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم فرحان احمد صاحب کارکن ایوان محمود شعبہ اطفال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محترم ملک نسیم احمد صاحب آف سویڈن گزشتہ دنوں ہارٹ پرابلم کی وجہ سے ہسپتال میں داخل رہے ہیں۔ اب گھر آ گئے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم عبدالشکور صاحب کارکن جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے نانا مکرم میر عبدالعزیز صاحب ولد مکرم صلاح محمد صاحب آف جرمنی حال دارالفتوح شرقی ربوہ گزشتہ چند دنوں سے نمونیہ اور پھیپھڑوں میں خوراک جانے کی وجہ سے شدید علیل ہیں، ضعیف العمر بھی ہیں۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و سلامتی والی فعال زندگی سے نوازے۔ آمین

۞ مکرم غضنفر احمد عدنان صاحب محلّہ دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہی۔

میری والدہ محترمہ آصفہ شریف صاحبہ زوجہ مکرم پروفیسر چوہدری محمد شریف صاحب کا ایک آپریشن 2 مئی کو شوکت خانم ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ موصوفہ ابھی وہیں داخل ہیں۔ کمزوری اور ضعف بھی ہے۔ احباب سے آپریشن کے کامیاب ہونے اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

گمشدہ بٹوہ

۞ مکرم توصیف احمد احسن صاحب کوارٹر نمبر 68/A صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بٹوہ مورخہ 15 جون 2014ء کو مبشر مارکیٹ دارالرحمت غربی سے قبرستان عام جاتے ہوئے راستہ میں کہیں گر گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے مجھے پہنچا دیں یا اس فون پر اطلاع دے دیں۔

0300-7716414

☆............☆............☆

ہاکی ورلڈکپ 2014ء

ہالینڈ کے شہر ہیگ میں 31 مئی سے 15 جون 2014 تک جاری رہنے والا تیرھواں ہاکی ورلڈکپ آسٹریلیا کی فتح کے ساتھ اختتام پزیر ہوا۔ 1986 اور 2010ء کے بعد آسٹریلیا تیسری بار ورلڈکپ جیتنے میں کامیاب رہا۔ اس طرح ہالینڈ کے بعد آسٹریلیا وہ دوسری ٹیم بن گئی جس نے تین بار ورلڈکپ جیتا ہے۔ پاکستان کو سب سے زیادہ چار مرتبہ ورلڈکپ جیتنے کا اعزاز حاصل ہے۔

پول اے میں آسٹریلیا نے اپنی فتوحات کا سفر ملائیشیا کے خلاف میچ جیت کر کیا۔ ورلڈکپ کے اس افتتاحی میچ میں آسٹریلیا نے ملائیشیا کو 0 - 4 سے شکست دی۔ دوسرے میچ میں بلجیئم کو 1 - 3 اور تیسرے میچ میں سپین کو 0-3 سے زیر کیا۔ جبکہ آسٹریلیا نے انگلینڈ کے خلاف 0-5 اور انڈیا کے خلاف 0-4 کے مارجن سے فتح حاصل کی۔ اپنے گروپ میں آسٹریلیا نے مخالف حریفوں کو 19 گول کیئے اور اس کے خلاف صرف ایک گول ہوا۔ آسٹریلیا نے اپنے پول میں ناقابل شکست رہتے ہوئے سیمی فائنل کیلئے کوالیفائی کیا۔ جبکہ اس پول سے سیمی فائنل کھیلنے والی دوسری ٹیم انگلینڈ تھی۔

پول بی میں سب سے نمایاں ٹیم ہالینڈ کی رہی۔ جس نے چار میچ جیتے اور نیوزی لینڈ کے خلاف میچ ڈرا رہا۔ اس پول میں دیگر ٹیموں کے درمیان سیمی فائنل کی دوڑ آخری میچ تک جاری رہی اولمپک چمپئین جرمنی، نیوزی لینڈ اور ارجنٹائن کے ہاتھوں شکست کھا کر ٹورنامنٹ سے باہر ہوگئی۔ حیران کن طور پر ارجنٹائن نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا اور صرف ہالینڈ کے خلاف اسے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس طرح ارجنٹائن پہلی بار ورلڈکپ میں سیمی فائنل تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب رہی۔

پہلے سیمی فائنل میں ہالینڈ نے ایک سخت مقابلے کے بعد انگلینڈ کو 0-1 سے شکست دے کر چھٹی مرتبہ فائنل کھیلنے کا اعزاز حاصل کیا۔ پول اے کی سرفہرست ٹیم آسٹریلیا نے پول بی کی دوسرے نمبر کی ٹیم ارجنٹائن کو آوٹ کلاس کرتے ہوئے 1-5 سے فتح سمیٹی اور مسلسل چوتھی مرتبہ ورلڈکپ کا فائنل کھیلنے کا اعزاز حاصل کیا۔

15 جون کو ہالینڈ اور آسٹریلیا کے درمیان کھیلے جانے والے فائنل میں کسی کو بھی یکطرفہ مقابلہ کی توقع نہ تھی۔ لیکن آسٹریلیا نے اپنے شاندار کھیل کی بدولت ہالینڈ کا اپنے ہی ملک میں ورلڈکپ جیتنے کا خواب چکنا چور کر دیا۔ آسٹریلیا ٹیم جو پہلے ہاف کے اختتام پر 1-2 سے جیت رہی تھی، نے میچ کے اختتام پر اسکور 1-6 تک پہنچا دیا۔ آسٹریلیا کے پیلنٹی کارنر سپیشلسٹ Ciriello نے ہیٹ ٹرک کی۔

تیسری اور چوتھی پوزیشن کے میچ میں ارجنٹائن انگلینڈ کو 0-2 سے شکست دیکر پہلی بار ورلڈکپ میں برونز میڈل حاصل کرنے میں کامیاب رہی۔

آسٹریلیا کے Mark Knowles ٹورنامنٹ کے بہترین کھلاڑی قرار پائے۔ جبکہ ارجنٹائن کے Gonzalo Peillat ٹورنامنٹ میں 10 گول کر کے ٹاپ سکورر رہے۔

14 جون 2014 کو ختم ہونے والے خواتین کے ہاکی عالمی کپ کے فائنل میں ہالینڈ نے آسٹریلیا کو ہرا کر ساتوں بار ورلڈکپ جیتنے کا اعزاز حاصل کیا۔ مردوں کی طرح ارجنٹائن کی خواتین ٹیم نے بھی ورلڈکپ میں امریکہ کو ہرا کر تیسری پوزیشن حاصل کی۔

(مرسلہ: مکرم قیصر محمود صاحب)

نماز جنازہ

مکرم مقصود احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ نمائش کمیٹی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں مکرم مسعود احمد باجوہ صاحب سابق معلم اصلاح وارشاد مرکزیہ 13 جون 2014ء کو سری لنکا میں وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا جا رہا ہے۔ 20 جون کو بعد نماز جمعہ بیت المبارک ربوہ میں ان کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

تحریک عطیہ چشم میں شامل ہوکر ثواب دارین حاصل کریں

مکان برائے فروخت
دومنزلہ مکان برقبہ 10 مرلہ برلب سڑک پانی، بجلی، گیس کی سہولت۔ بجلی کے دو میٹرز بالائی منزل کرایہ پر دینے کی سہولت
پراپرٹی ڈیلر حضرات سے معذرت
22/11 دارالنصر غربی اقبال کالج روڈ ربوہ
رابطہ: 0313-7762933/00447943197105

ایم ٹی اے کے پروگرام

26 جون 2014ء

12:40 am	ریئل ٹاک
1:40 am	دینی و فقہی مسائل
2:15 am	کڈز ٹائم
3:00 am	خطبہ جمعہ 12 ستمبر 2008ء
4:10 am	انتخاب سخن
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس
5:55 am	الترتیل
6:30 am	جلسہ سالانہ یوکے
7:55 am	دینی و فقہی مسائل
8:55 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	بیت خدیجہ کی افتتاحی تقریب 16- اکتوبر 2008ء
1:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	پشتو مذاکرہ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	خطبہ جمعہ 20 جون 2014ء
8:05 pm	ہجرت
8:35 pm	Maseer-E-Shahindgan
9:05 pm	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
9:30 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	بیت خدیجہ کی افتتاحی تقریب

درخواست دعا

مکرم ملک امان اللہ صاحب مربی سلسلہ کھاریاں ضلع گجرات کے دائیں بازو کی ہڈی ایک حادثے میں فریکچر ہوگئی ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع و غروب 19 جون

طلوع فجر	3:22
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	7:19

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

19 جون 2014ء

1:35 am	دینی و فقہی مسائل
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 ستمبر 2008ء
3:55 am	انتخاب سخن
6:30 am	جلسہ سالانہ یوکے
7:55 am	دینی و فقہی مسائل
9:55 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	بیت النور کا افتتاح 4 جولائی 2008ء
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جون 2014ء
9:30 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:25 pm	بیت النور کا افتتاح

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/140 روپے بڑی -/550 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

داؤد آٹوز
DASCO Best Quality PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اَپ وین، آلٹو، F.X، جیپ کلٹس خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب دعا ▪ داؤد احمد، محمد عباس احمد ▪ محمود احمد، ناصر الیاس
13-KA آٹو سنٹر بادامی باغ لاہور
فون شوروم: 042-37700448 042-37725205

FR-10

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

ایک نام
مغل بینکوئیٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962